السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شیعہ عالم فرماتے ہیں کہ اہل حدیث لوگ ہمیں بزرگوں کی یادگار بنانے پر معترض ہوتے ہیں مگر خود اخبار اہل حدیث پر یادگار مولانا عبدالمجید صاحب لکھتے ہیں اسکا کیا جواب ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مطلق یادگار منع نہیں ہے۔ خلاف شرع اور خود ساختہ اور گناہ کی یادگار قابل مزمت ہے نیک یادگار کو قائم رکھنا یا قائم کرنا جس سے عوام بالخصوص مسلمانوں کو دینی فوائد پہنچتے ہوں اور اس میں کسی شرک وبدعت کا شائبہ نہ ہو تو قابل ثواب ہے جیسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی یادگا میں عیدالاضحیٰ کی قربنای دی جاتی ہے یا کوئی نیک نیت شخص اپنے کسی مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے مسجد، کنواں، مدرسہ، ہسپتال بنوادے لیکن تفنہ یہ پرستی قبر پرستی عرس پرستی وغیرہ یہ سب شرک وبدعت کے موجبات ہوتے ہیں اس لیے یہ قطعاًنا جائز ہیں۔ ان لوگوں کا بظاہر بہانہ تو یہی ہوتا ہے کہ ہم ان مرحوم بزرگوں یا بزرگوں کے بتوں کو خدا نہیں سمجھتے۔

قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ يونس ١٨

''اے پیغمبر!ان کو جواب دے دو کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات بتلاتے ہو جس کو وہ نہ آسمانوں میں پہنچا تنا ہے نہ زمین میں وہ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔''

(از مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ: اخبار اہلحدیث سوہدرہ جلد نمبر ۱۵ شمارہ نمبر ۱۸)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 276

محدث فتویٰ